ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و فتاویٰ کی جمع و تدوین کا تجزیاتی مطالعہ

**محمد حمزہ جنجوعہ**

پی ایچ ڈی سکالر

**ڈاکٹر نصیر احمد اختر**

پروفیسر

**حافظ محمد انس جنجوعہ**

لیکچرر عربی

گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، سول لائنز، لاہور

***Abstract:***

*The Qur'an and the Hadiths of the Prophet (ﷺ) are the basis of the teachings of Islam, but it is also a fact that the most important and authentic source of understanding of the Qur'an and Sunnah is the fatwas of the Companions (رضی الله عنہم). Especially in jurisprudential matters, the sayings, deeds and ijtihad of the Companions are of extraordinary importance, as they were directly trained by the Prophet (ﷺ).*
*The works of the Companions (رضی الله عنہم) are of two main types:*

- *The first type is the evidence which is inconsequential, which is undoubtedly a hadith and if it is proven with a valid chain of narration, then accepting them and acting upon them is tantamount to following the Qur'an and Sunnah.*
- *The second type is those which are derivative, and while there is a possibility that the Companions may have heard the Holy Prophet (ﷺ) from the blessed language of the Prophet (ﷺ), the possibility that they derived these issues from the Qur'an and Hadith on the basis of their own knowledge and ijtihad, cannot be ruled out.*

*If this second type of fatwas reaches us in an authoritative manner, then their status is undoubtedly superior to that of later jurisprudential Ijtihads, and it is better to follow them than to act on conjecture.*

*The scholarly and jurisprudential status of the Companions (رضی الله عنہم) has always been confirmed. For this reason, the scholars of hadith have arranged to compile the hadiths as well as the works of the Companions in their books. There is a vast collection of the works of the Companions in the authentic books of Sunan, Masnad and Musannafat. However, there is a curiosity about the research and interpretation of these works and fatwas.*

*Moreover, since the time of the ancients, there has been no systematic writing on the subject of the sayings and practices of the Companions (رضی الله عنہم) in the same way as the writings on the subjects of Tafsir, Hadith and Fiqh. Therefore, the following article provides a brief overview of the efforts of the Muslim Ummah in compiling the works of the Companions (رضی الله عنہم) keeping in view the importance and usefulness of the works of the Companions (رضی الله عنہم).*

*In the early, middle and last periods, the scholars have paid some attention to the fatwas of the Companions of the Prophet (ﷺ) and the scholars have been compiling the works of the Companions in the context of hadiths under various topics. In the recent and contemporary past, however, some work has been done on the works of the Companions to some extent, and the  some scholars have done some research on the works of the Companions under different topics. Also, the research on the authenticity of the work of*

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



*the Companions and their authoritative status and jurisprudential debates is a subject that is now being addressed to some extent.*

قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ تعلیماتِ دینِ اسلام کی بنیاد ہیں، تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ فہمِ قرآن و سنت کا سب سے اہم اور مستند ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و فتاویٰ ہیں۔ بالخصوص فقہی مسائل میں صحابہ کرام کے اقوال، افعال اور اجتہادات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ وہ براہ راست رسول کریم ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بنیادی طور پر دو اقسام پر مشتمل ہیں:

- پہلی قسم: وہ آثار جو غیر مدرک بالقیاس ہیں، یہ آثار بلاشبہ مرفوع حدیث کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر آثار کی یہ قسم درست سند کے ساتھ ثابت ہو جائے تو ان کو قبول کرکے ان پر عمل کرنا قرآن و سنت پر عمل کرنے کے مترادف ہے۔
- دوسری قسم: وہ آثار ہیں جو مدرک بالقیاس ہیں، اس قسم کے آثار میں جہاں یہ امکان موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے سنے ہوں گے، وہیں اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے اپنی علمی اور اجتہادی صلاحیت کی بنیاد پر قرآن وحدیث سے ان مسائل کا استنباط کیا ہو۔ آثار و فتاویٰ کی یہ دوسری قسم اگر مستند طریقے سے ہم تک پہنچ جائے تو ان کا مرتبہ بھی بلاشبہ بعد کے فقہی اجتہادات سے بالاتر و برتر ہے، نیز ان پر عمل پیرا ہونا قیاس پر عمل کرنے سے بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و فتاویٰ کی علمی اور فقہی حیثیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے۔ اس بناء پر حضرات محدثین نے اپنی کتابوں میں احادیثِ مرفوعہ کے ساتھ ساتھ آثارِ صحابہ کو بھی یکجا کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔ سنن، مسانید اور مصنفات کی مستند کتابوں میں آثارِ صحابہ کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن ان آثار و فتاویٰ پر تحقیق اور تعلیق کے حوالے سے تشنگی بہر حال موجود ہے۔ نیز متقدمین کے زمانے سے آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے موضوع پر مستقل تصنیف و تالیف کا بھی اس طرح اہتمام نہیں کیا گیا جس طرح تفسیر، حدیث اور فقہ کے موضوعات پر تصنیف و تالیف کا اہتمام ہوا ہے، بلکہ احادیثِ مرفوعہ کے ضمن میں ہی آثارِ صحابہ کو بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ اس لیے زیرِ نظر مضمون میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و فتاویٰ کی اہمیت اور افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی جمع و تدوین کے حوالے سے کی گئی امت مسلمہ کی کاوش و محنت پر ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

یوں تو قرونِ اُولیٰ، وُسطیٰ اور اُخریٰ تینوں ادوار میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و فتاویٰ کی جانب اہل علم نے کسی حد تک توجہ کی ہے، اور اصحاب علم و قلم مختلف عناوین اور موضوعات کے تحت مرفوع احادیث کے ضمن میں آثار صحابہ کی تدوین بھی کرتے رہے ہیں، تاہم صرف آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کرکے، خاص انہی کو موضوعِ بحث بنا کر ان پر فقہی حوالے سے تحقیق ایسا موضوع ہے جس پر سابقہ ادوار میں باقاعدہ کوئی کام نہیں ہوا، البتہ کسی حد تک بعض پہلوؤں پر جزوی کام ہوا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے:

- محققین کی کتابوں میں آثار صحابہ کے نقل میں احادیث مرفوعہ کی طرح چھان پھٹک کا اہتمام نہیں کیا گیا، بلکہ بہت سارے ایسے آثار بھی نقل کیے ہیں جو احادیث مرفوعہ کے لیے صاحب کتاب کے مقرر کردہ اصول وضوابط پر پورے نہیں اترتے۔
- بعض کتابوں میں آثار صحابہ کے لیے مکمل سند بیان کرنے کا التزام نہیں کیا گیا، بلکہ عموماً صرف صحابی یا اس سے نقل کرنے والے تابعی کے نام پر اکتفاء کیا گیا ہے، جس کو اصول حدیث کی اصطلاح میں تعلیق کہتے ہیں، مذکورہ بالا کتابوں میں وارد آثارِ صحابہ کا بہت سارا مواد تعلیقی روایات کی شکل میں ہے۔
- حضرات محدثین نے تصحیح وتضعیف اور راویوں کے بارے میں تحقیق و تفتیش کے حوالے سے بھی آثارِ صحابہ کو احادیث مرفوعہ جیسی اہمیت نہیں دی، بلکہ محققین نے ہر ہر اثر کے تمام راویوں پر جرح یا تعدیل کی تحقیق کے بجائے اختصار سے کام لیا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



- امام دار قطنی، امام بیہقی اور امام ابن حزم جیسے بعض حضرات نے اگرچہ نے اپنی اپنی کتابوں میں بعض آثار پر حکم لگایا ہے، لیکن اس حوالے سے زیادہ گہرائی سے کام نہیں لیا، ان کی تحقیق پر تعقب و تنقید کی کافی گنجائش موجود ہے۔

ماضی قریب اور عصر حاضر میں البتہ آثار صحابہ کی جانب کسی حد تک کچھ کام ہوا ہے، اور بعض اہلِ علم نے مختلف عنوانات اور موضوعات کے تحت آثار صحابہ پر قدرے تحقیق سے کام لیا ہے۔ نیز خاص آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے ان کی استنادی حیثیت اور فقہی مباحث کے حوالے سے تحقیق ایسا موضوع ہے جس پر اب کسی حد تک توجہ دی جا رہی ہے، ذیل میں اس حوالے سے چند جدید تحقیقات پیش خدمت ہیں:

1- آثار الصحابۃ فی ابواب الطہارۃ

یہ عبداللہ بن محمد بن منصور آل الشیخ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو انہوں نے شیخ عباس اور شیخ وصی اللہ بن محمد کی زیر نگرانی مکمل کیا ہے۔ مذکورہ مقالہ جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے کلیۃ الدعوۃ واصول الدین کے الکتاب والسنۃ فیکلٹی سے 1972ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے منظور کیا گیا۔ اس مقالے میں صرف کتاب الطہارۃ سے متعلق آثار صحابہ کو جمع کر کے ان کے اسانید کی تحقیق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

خصائص:

- مقالہ "آثار الصحابۃ فی أبواب الطہارۃ" اس میدان میں ایک عمدہ کاوش ہے، جس میں آثار کی جمع و تحقیق کا پہلو غالب ہے۔
- مقالہ میں مصنف نے صرف ابواب الطہارۃ سے متعلق آثارِ صحابہ کو جمع کیا ہے۔
- مقالہ آثارِ صحابہ کو یکجا کرنے کے لحاظ سے قابلِ قدر کوشش ہے۔
- ان آثار کی اسنادی تحقیق کی ہے۔ جس میں آثار کی جمع و تحقیق کا پہلو غالب ہے۔
- یہ مقالہ تدوینی و تخریجی لحاظ سے قابل قدر کوشش ہے۔
- آثار کی اسنادی حیثیت کو جانچنے میں معیاری اصولوں کی پیروی کی گئی ہے۔
- اس مقالے میں آثارِ صحابہ کو عمدہ ترتیب کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔
- محض روایات کو جمع کرنے اور ان کے مصادر و اسناد کی تصدیق پر اکتفا کیا گیا ہے۔
- مقالہ عمومی طور پر حدیثی کتب جیسے مسند أحمد، السنن الأربعۃ، صحیح ابن خزیمۃ، اور مصنّف ابن أبي شيبۃ وغیرہ پر انحصار کرتا ہے۔
- مقالے میں صرف آثار کی نقل، ان کی اسناد کی تحقیق، اور کبھی کبھار فقہی اشارات پر اکتفا کیا گیا ہے
- عام طور پر ہر اثر کے تحت صرف اس کی سندی حیثیت بیان کی گئی ہے اور پھر اس کا متن درج کر دیا گیا ہے۔

نقائص:

- اس میں فقہی مصادر سے استفادہ بہت محدود ہے۔
- اس مقالے میں فقہی استنباط اور اصولی تجزیے کی کسر باقی رہ گئی ہے۔
- موضوعاتی وسعت محدود رکھی گئی ہے۔

- فروعی مسائل، صحابہ کے فقہی رجحانات یا ان کے اجتہادی میلانات پر کم توجہ دی گئی ہے۔
- فقہی حوالے سے ان آثار کی تشریح اور تفصیل کا اہتمام نہیں کیا گیا۔
- اس مقالہ میں تحقیقی اسلوب کا تنوع نظر نہیں آتا۔
- قاری ایک ہی طرز کی تکرار سے بسا اوقات اکتاہٹ محسوس کرتا ہے۔
- ان کے پیش کردہ متعدد آثار محض سند و متن کے ذکر تک محدود ہیں۔
- اس مقالے میں ابواب الطہارۃ کا دائرہ بعض مخصوص موضوعات تک محدود رہ گیا ہے، جیسے کہ حدث، وضوء اور جنابت وغیرہ۔
- اس تحقیق میں غسل، استنجا، تیمم، پانی کی اقسام، نواقض اور غیر معمولی حالات جیسے تمام ابواب کو شامل نہیں کیا گیا۔
- اس میں فہمِ دین کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج اور بعد کے فقہاءِ کے ہاں قبول ورد کے اصولوں کا تجزیہ پیش نہیں کیا گیا۔
- اس کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اس میں موازناتی اسلوب تقریباً ناپید ہے۔
- ایک ہی مسئلے میں مختلف صحابہ کے اقوال کو باہم تقابل کے ساتھ پیش نہیں کیا گیا۔
- یہ نہیں بتایا گیا کہ کون سا قول دوسرے کے مخالف ہے۔
- نہ یہ واضح کیا گیا کہ فقہاء میں سے کس نے کس اثر سے استدلال کیا۔
- ان آثار کی فقہی حیثیت یا ان سے مرتب ہونے والے عملی احکام پر گفتگو نہایت محدود ہے۔
- ایک بنیادی کمی یہ ہے کہ ان آثار کو اصول الحدیث اور اصول الفقہ کے معیار پر پرکھنے کا منہج اختیار نہیں کیا گیا۔
- ان آثار کا جدید عصری سیاق سے کوئی ربط نہیں جوڑا گیا، بالخصوص وہ مسائل جو آج کے دور میں طہارت کے باب میں سامنے آ رہے ہیں جیسے کیمیکل اشیاء کے استعمال سے وضو یا غسل کی صحت، سینیٹری نیپکن کے فقہی احکام، میڈیکل آلات کی موجودگی میں طہارت کا طریقہ، یا مکینیکل ذرائع سے بہنے والے پانی کے حکم پر اجتہادی روشنی ڈالنے کی ضرورت تھی، ان تمام پہلوؤں سے مقالہ خاموش ہے۔

2- آثار الصحابۃ کتاب الصلوٰۃ

یہ مبارک بن عبد العزیز بن صالح زہرانی کا ایم فل کا مقالہ ہے، جو انہوں نے دکتور غالب بن محمد الحامضی کی زیر نگرانی مکمل کیا ہے۔ مذکورہ مقالہ جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے کلیۃ الدعوۃ واصول الدین کے الکتاب والسنہ فیکلٹی سے 1423ھ / 2003ء میں ایم فل کی ڈگری کے لیے منظور کیا گیا۔ اس مقالے میں "کتاب الاذان" تا "باب من کرہ الصلاۃ فی ثوب واحد" کے تحت آنے والے آثار صحابہ کو جمع کر کے ان کے اسانید کی تحقیق کا اور فقہی تفصیل و تشریح کا اہتمام کیا گیا ہے۔

خصائص:

- آثارِ صحابہ کو جمع کرنے کے عمل میں ایک قابلِ قدر کوشش ہے۔
- آثار کو یکجا کرنے اور سندی تحقیق کے لحاظ سے ایک مفید کاوش ہے۔
- مقالہ الصلاۃ کے ذیلی فقہی ابواب کے تحت آثار کو جمع کیا گیا ہے۔
- جمع کیے گئے آثار کو روایتی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے
- ہر اثر کے ذیل میں اس کی سند اور متن کو درج کر دیا گیا ہے۔
- یہ مقالہ آثارِ صحابہ کی اسنادی تحقیق پر مشتمل ہے۔

- مشہور کتبِ حدیث جیسے صحیحین، سننِ اربعہ اور مصنف ابن ابی شیبہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- آثارِ صحابہ کو ابوابِ فقہ کے تحت منظم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔
- مقالے کا اختتامیہ آثارِ صحابہ کی اہمیت اور مجموعی افادیت پر روشنی ڈالتا ہے۔

نقائص:

- اس کی تحقیقی ساخت میں یکسانیت غالب ہے جس سے تحقیق ایک روایتی انداز سے آگے نہیں بڑھ پاتی۔
- فقہی تناظر، اصولی اہمیت، یا استنباطی افادیت جیسے پہلو نظر انداز ہو گئے ہیں
- تحقیق فقہ واصول کے کسی علمی میدان میں کوئی مستقل گہرائی پیدا نہیں کر پاتی۔
- اس میں آثارِ صحابہ کی اصولی حیثیت پر مکمل سکوت اختیار کیا گیا ہے، جو ایک فکری و علمی خلا کو جنم دیتا ہے۔
- ان ابواب کی فقہی ترتیب، باہمی ربط اور موضوعاتی گہرائی پر کوئی مستقل یا واضح توضیح نظر نہیں آتی۔
- آثار کو محض روایتی انداز میں نقل کر دیا گیا ہے، بغیر اس کے کہ ان کا آپس میں کیا فقہی تعلق ہے یا وہ کس اصول یا مسئلے پر دلالت کرتے ہیں۔
- اس تحقیق میں نقدِ رجال، تعلیلِ روایت اور تقابلِ اسانید کی کمی ہے۔
- آثار کو بطور فقہی استدلال استعمال کرنے کی کوئی واضح کوشش نظر نہیں آتی۔
- یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ کس فقہی مکتبِ فکر نے کن آثار کو دلیل بنایا اور ان دلائل کا اصولی دائرہ کیا تھا۔
- اس کی مصادری وسعت محدود نظر آتی ہے۔ عام طور پر صرف مشہور کتبِ حدیث جیسے صحیحین، سننِ اربعہ اور کبھی مصنف ابن ابی شیبہ تک تخریج کی گئی ہے۔
- نادر واہم مصادر جیسے مصنف عبد الرزاق، السنن الکبری للبیہقی، یا آثار الصحابہ از قاسم بن ثابت سے استفادہ نہیں کیا گیا، حالانکہ ان میں بعض آثار کے مکمل طرق یا تقویتی شواہد موجود تھے۔
- اکثر مقامات پر یہ آثار سیاق وسباق سے کٹے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔
- کسی قسم کی موضوعی درجہ بندی یا نتائج کی منطقی ترتیب نظر نہیں آتی۔ نیز ان آثار کا عہدِ نبوی، یا دیگر صحابہ و تابعین کے فہم سے ربط ومناسبت بیان نہیں کی گئی۔

3- آثار الصحابۃ فی البیوع والاقضیۃ

یہ بندر بن عبد الوہاب العامر کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو انہوں نے دکتور موَفق بن عبد اللہ بن عبد القادر کی زیر نگرانی مکمل کیا ہے۔ مذکورہ مقالہ جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے کلیۃ الدعوۃ واصول الدین کے الکتاب والسنۃ فیکلٹی سے 1430ھ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے منظور کیا گیا۔ اس مقالے میں کتاب البیوع اور ادب القاضی سے متعلق آثار صحابہ کو جمع کر کے ان کے اسانید کی تحقیق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

خصائص:

- آثارِ صحابہ کی تدوین و تحقیق کے میدان میں بندر بن عبد الوہاب العامر کا مقالہ ایک اہم علمی کاوش ہے۔
- اس مقالے میں بیوع و قضایا سے متعلق آثار کو جمع کر کے اِسنادی تحقیق کا اہتمام کیا گیا ہے۔
- مقالے میں صحابہ کے اقوال کو بیع و اقضایا جیسے حساس موضوعات پر جمع کرنا یقینی طور پر اہم تحقیقی اقدام ہے۔
- مقالہ البیوع اور ادب القاضی جیسے اہم فقہی ابواب کو ترتیب دے کر صحابہ کرامؓ کے اقوال و آثار یکجا کرنے کی ایک عظیم کوشش ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



- ہر باب عنوان کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے تحت آثار کی فہرست دی گئی ہے۔
- عمومی طور پر روایتی اسلوب پر مبنی ہے، جہاں ہر اثر کی تخریج، رجالِ سند، اور صحتِ روایت پر بات کی گئی ہے۔
- آثارِ صحابہ کی تخریج عام طور پر روایتی اور مشہور مصادر تک محدود رکھی گئی ہے، جیسے: صحاح ستہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ)، سنن دار قطنی، مسند احمد وغیرہ

نقائص:

- تاہم متعدد پہلوؤں سے بندر العامر کا مقالہ محدودیت کا مظہر نظر آتا ہے۔
- اس میں ابواب کا تجزیاتی، اصولی اور تاریخی تعارف مفقود ہے۔
- اس میں صحابہ کے استنباطی طریقے پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی ہے۔
- یہ سندی تحقیق تک محدود رہنے کے باعث فقہی گہرائی اور اصولی تنوع سے محروم ہے۔
- ان آثار کو فقہی استدلال میں شامل نہیں کیا گیا، یعنی یہ واضح نہ کیا گیا کہ کون سے امام نے کن آثار سے کیا مسائل کیسے حل کیے۔
- آثار کی حجیت، ان سے استنباط کے قواعد اور فقہاء کے نزدیک ان کا درجہ جیسے اہم اصولی موضوعات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔
- بعض اہم مصادر جن سے صحابہ کے نادر آثار دستیاب ہوتے ہیں، نظر انداز ہوئے یا ان کا استعمال بہت جزوی اور ناپختہ رہا۔
- درایتی جہت، یعنی صحابی کے قول کا لغوی تجزیہ، سیاق وسباق، مفہوم کی وضاحت، اور فقہی استنباط جیسی ابحاث یا تو سرے سے موجود نہیں یا نہایت سرسری انداز میں کی گئی ہیں۔
- مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، جامع ابن وهب وغیرہ میں سے بعض کتب کو صرف حوالہ جات کے لیے استعمال کیا گیا ہے، جبکہ ان میں موجود اسناد کی تفصیل، طرقِ حدیث، یا متون کی تقابلی حیثیت کو مکمل نظر انداز کر دیا گیا۔

4- سلسلۃ الآثار الصحیحۃ، الصحیح المسند من اقوال الصحابۃ والتابعین

یہ شیخ ابو عبد اللہ بن منیر آل زهوی کی تالیف ہے، جو دار الفاروق بیروت سے جمادی الاولی 1424ھ بمطابق اگست 2003ء میں شیخ عبد اللہ بن صالح العبیلان کی نظر ثانی اور تقدیم کے ساتھ دو مجلدات میں طبع ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔ فاضل مؤلف نے مذکورہ کتاب میں آثار صحابہ میں سے وہ آثار جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو ان کی تحقیق کے مطابق صحت کے درجے تک پہنچتے ہیں۔

خصائص:

- یہ کتاب تخریج و تصحیح کے لحاظ سے عمدہ کاوش ہے۔
- یہ ایک ایسا اہم مجموعہ ہے، جو صحتِ اسناد کو بنیاد بنا کر مرتب کیا گیا ہے۔
- یہ تحقیق محدثانہ اصولوں کی پاسداری کا عمدہ نمونہ ہے
- اس مقالہ میں مؤلف نے اقوالِ صحابہ کو محض جمع کرنے پر اکتفا کیا ہے۔
- اس سے سلفِ صالحین کی آراء تک رسائی صحت و تحقیق کے معیار پر ممکن ہوتی ہے۔
- جس معیارِ تحقیق کو اپنایا، وہ بنیادی طور پر اصطلاحِ محدثین کے مطابق صحیح السند آثار کی جمع و ترتیب پر مرکوز ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



- اس سے ان کا مقصد محض اسنادی حیثیت کو بنیاد بناتے ہوئے ایک خالص اور ثقہ ذخیرہ فراہم کرنا رہا ہے۔
- اثر نقل کر کے سب سے پہلے اس کی تخریج کرتے ہیں۔
- اس کے بعد کبھی کبھار فقہ الاثر کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت اس اثر کی مختصر تشریح یا اس سے مستنبط ہونے والے فوائد ونکات بیان کرتے ہیں۔
- اس میں مؤلف نے احادیث و آثار کو تحقیق و تخریج کے اصولوں کے مطابق پرکھ کر صرف وہی اقوال شامل کیے ہیں، جو ان کے نزدیک صحیح اور قابلِ حجت تھے۔

نقائص:

- اس میں موضوعاتی ترتیب کی کمی واضح محسوس ہوتی ہے۔
- قاری کو ہر اثر کا اصولی محل سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔
- ائمہ فقہ کے ہاں اس کی تطبیق پر کوئی کلام نہیں کیا گیا۔
- محض "صحتِ اسناد" کو معیار قرار دے کر فقہی استدلال کے دیگر بنیادی تقاضوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔
- متعدد مقامات پر یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ بعض آثار کو فقہی نتائج سے جوڑنے میں تقابلی اسلوبِ استنباط اختیار نہیں کیا گیا۔
- کئی آثار کو ایسے ابواب یا ذیلی عنوانات کے تحت رکھا گیا ہے جو فقہی و اصولی لحاظ سے غیر مربوط یا مبہم ہیں۔
- کسی باب کے آغاز میں اس کی فقہی و شرعی حیثیت، اصطلاحی وضاحت یا فنی پہلو پر گفتگو نہین کی گئی۔
- آثار کو محض جمع کیا ہے، ان کے مابین تعارض، سیاق وسباق، فقہی ترجیحات اور ائمہ سلف کی آراء کی تطبیق جیسے اہم پہلوؤں پر علمی روشنی نہیں ڈالی۔
- اس میں فقہی گہرائی، اصولی دقت نظر، موضوعاتی ربط اور مذاہب کے تناظر میں تطبیق کی کمی پائی جاتی ہے۔

5- ما صح من آثار الصحابۃ فی الفقہ

یہ مولانا زکریا بن غلام قادر پاکستانی کی تالیف ہے، جو دار الخراز جدہ اور دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت سے 1421ھ/2000ء کو تین مجلدات میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے اختصار کے ساتھ آثار صحابہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

خصائص:

- یہ آثارِ صحابہ کی ایک جامع مگر اختصاری کوشش ہے۔
- یہ مجموعہ کئی حوالوں سے اہم ہے۔
- یہ فقہی ابواب کی ترتیب سے پیش کردہ مجموعہ ہے۔
- چنانچہ مقالہ میں ابواب الطہارۃ، الصلوۃ، الصوم، الزکوۃ وغیرہ جیسے معروف فقہی ابواب موجود ہیں۔
- آثارِ صحابہ کی تخریج، سندی صحت وضعف اور بعض اہم فقہی ابواب کی فہرست کو مرتب کیا گیا ہے۔
- ہر اثر کی مختصر تخریج کر کے اس پر حکم لگایا گیا ہے۔
- مقالہ میں تخریج کے لیے زیادہ تر اعتماد سننِ اربعہ اور بعض معروف کتب حدیث پر کیا گیا ہے۔
- اس میں صحابۂ کرامؓ کے فقہی آثار کو جمع کر کے مختصر تخریج اور مجموعی صحت یا ضعف کا فیصلہ فراہم کیا گیا ہے۔

نقائص:

- اس کتاب میں کتاب السیر، تاریخ، اور جنت وجہنم جیسے عناوین کے تحت آثار مذکور نہیں۔
- مصنف ابن شیبہ جو آثار صحابہ کا ایک بہترین ماخذ ہے اس سے استفادہ نہیں کیا گیا۔
- تمام اجتہادی و تطبیقی نکات کو بالعموم نظر انداز کر دیا گیا ہے۔
- مصادر و مراجع کے تنوع اور جامعیت کے اعتبار سے اس میں واضح کمی پائی جاتی ہے۔
- ذکر کردہ آثار کے ہر ایک راوی کے بارے میں تحقیق اور علمائے جرح وتعدیل کے اقوال وغیرہ کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا۔
- آثارِ صحابہ کے بنیادی مصادر جیسے: مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، الآثار از محمد بن حسن، جامع ابن وھب، آثار الصحابہ از قاسم بن ثابت السر قسطی، کو یا تو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے یا محض برائے نام ذکر کیا گیا ہے۔
- مقالہ میں آثارِ صحابہ سے استدلال، ان کی حجیت، اقسام، یا اصولی درجہ بندی پر کسی قسم کی مستقل بحث شامل نہیں۔

6- موسوعۃ آثار الصحابۃ للکسروی

یہ سید کسروی حسن کی تالیف ہے، جو دار الکتب العلمیۃ سے تین مجلدات میں سنہ 1997ء میں طبع ہوئی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب میں آثار صحابہ کو یکجا کرنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ پہلی دو مجلدات میں خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے آثار کا احاطہ کرنے کا اہتمام کیا ہے، جبکہ تیسری جلد میں باقی صحابہ کے آثار جمع کیے ہیں۔-

خصائص:

- فاضل مؤلف نے اس کتاب میں 509 صحابہ رضی اللہ عنہم کے 9195 آثار جمع کیے ہیں۔
- اس میں اقوال کو مسانید کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔
- کتاب کی ترتیب یہ رکھی ہے کہ مراتب کے لحاظ سے سب سے پہلے عشرہ مبشرہ کے آثار جمع کیے ہیں۔
- پھر کثرت آثار کے لحاظ سے دیگر صحابہ کے آثار حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کیے ہیں۔
- پھر آخر میں ان صحابہ کے آثار نقل کیے ہیں جن سے محض چار یا پانچ آثار منقول ہیں۔
- کتاب کے آغاز میں مصنف نے نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ اس تصنیف کے مقاصد، دائرہ کار اور اپنے منہج کو بیان کیا ہے۔
- ان کا مقصد یہ ہے کہ آثارِ صحابہ (یعنی اقوال، افعال، فتاویٰ، اور عملی روایات) کو ایک منظم انداز میں یکجا کیا جائے تاکہ محققین، طلبہ اور عام قارئین کو یہ مواد آسانی سے دستیاب ہو۔
- مقدمہ میں ماخذ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انھوں نے بنیادی طور پر کتبِ حدیث (صحاح، سنن، مسانید)، مصنفاتِ فقہاء، اور سیر و تاریخ کی کتب سے مواد اخذ کیا ہے۔
- اور ان میں سے وہی لیا جو سند کے اعتبار سے صحیح ہو یا جس کی اصل ثابت ہو۔
- مصنف ہر اثر کے ساتھ اس کی سند کا ماخذ اور دیگر کتب کا حوالہ دیتے ہیں۔
- اگر اثر ایک سے زائد کتب میں موجود ہو تو وہ تمام حوالہ جات ذکر کرتے ہیں۔
- طہارت کے ابواب میں صحابہ کرامؓ کے آثار کو غیر معمولی وسعت اور کثرت کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے۔
- موسوعہ نے نہایت باریک مسائل تک کو محفوظ کیا ہے۔

- اس میں صرف اقوال ہی نہیں بلکہ صحابہ کرامؓ کے عملی نمونے بھی محفوظ ہیں۔
- موسوعہ کا کام بنیادی طور پر جمع و تدوین ہے تا کہ ہر وہ اثر جو کسی بڑے یا چھوٹے مسئلے میں نقل ہوا ہے ایک ہی جگہ پر دستیاب ہو۔

نقائص:

- اس میں اقوال کو فقہی ترتیب سے بیان نہیں کیا گیا۔
- بعض اوقات سند کو مختصر کرتے ہیں تا کہ متن واضح رہے۔
- محض اقوال جمع کیے گیے ہیں، مگر یہ وضاحت نہیں کہ ان آثار سے کیا کیا فقہی مسائل نکلتے ہیں۔
- اس میں یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ یہ اصولی اقوال کس طرح فقہاء کے اجتہاد کا مرکز بنے اور انھوں نے ان سے کون کون سے قواعد مرتب کیے۔

7- الآثار المروية عن السلف الصالح في العقيدة في كتاب الطبقات الكُبرٰی

یہ فابریس تونیر یکس مہدی کا ایم فل کا مقالہ ہے، جو انہوں نے ڈاکٹر عطیہ بن عتیق الزھرانی کے زیر نگرانی مکمل کیا ہے۔ مذکورہ مقالہ 1427-1428ھ میں مدینہ منورہ کی اسلامی یونیورسٹی کے کلیۃ الدعوۃ واصول الدین کے تحت ایم فل کی ڈگری کے لیے منظور کیا گیا۔

مدینہ یونیورسٹی کے مقالے کا بنیادی دائرہ کار یہ تھا کہ ابن سعد کی مشہور کتاب "الطبقات الکبری" میں جو آثار واقوال سلف صالحین کے عقائد سے متعلق ملتے ہیں، ان کو چھانٹ کر جمع کیا جائے اور ان پر تحقیقی نگاہ ڈالی جائے۔ "الطبقات الکبری" اصل میں ایک تاریخی اور سوانحی مجموعہ ہے، مگر اس میں مختلف صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے عقائدی اقوال بھی منتشر طور پر ملتے ہیں۔ فابریس تونیر یکس مہدی نے ان آثار کو الگ کر کے ایک جگہ جمع کیا اور سندی و متنی تحقیق کے ساتھ پیش کیا۔

خصائص:

- یہ مقالہ زیادہ تر "نظری اور اسنادی" نوعیت کا ہے۔
- مقالے نے تحقیقی منہج میں سندی تنقید کو اختیار کیا ہے۔
- ہر اثر کی سند کو دیکھا گیا، جرح و تعدیل کے اصولوں سے جانچا گیا، اور صحت وضعف پر فیصلہ کیا گیا۔
- اہل السنۃ والجماعۃ کے سلف صالحین کے اقوال نقل کر کے ان کی تخریج و تحلیل کی گئی۔
- یہ مقالہ عقائد میں مختلف باطل افکار (ملحدیت، تشکیک، بدعات) اور عملی زندگی میں مختلف جدید مسائل (جدید فقہی تعبیرات، انکارِ حدیث کا فتنہ، سائنسی اعتراضات) جیسے مسائل کو واضح کرتا ہے۔

نقائص:

- یہ مقالہ صرف ایک مخصوص کتاب "الطبقات الکبریٰ" میں مذکور آثار تک محدود ہے۔
- یہ مقالہ صرف ایک مخصوص موضوع "عقائد" سے متعلقہ آثار تک محدود ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



8- الآثار المروية عن الصحابة رضي الله عنهم من أول كتاب السير إلى آخر كتاب الجنة

یہ ابراہیم بن حصیان بن ابراہیم العنزی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو انہوں نے ڈاکٹر موَفق بن عبداللہ بن عبدالقادر کی نگرانی میں میں لکھا ہے، مذکورہ مقالہ 1430ھ / 2009ء کو پی ایچ ڈی کے لیے سعودی عرب کے جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے کلیۃ الدعوۃ واصول الدین کے تحت قبول کیا گیا۔

خصائص:

- اس کتاب میں تقریباً 287 موضوعاتی ابواب ہیں۔
- اس تحقیق کا مقصد ایک منظم طریقہ کار کے تحت آثارِ صحابہ کو جمع کرنا اور ان کی صحت، حسن، یا ضعف کا اعتدالی جائزہ پیش کرنا ہے۔
- یہ مقالہ نے نہ صرف کتبِ حدیث بلکہ سیر، تاریخ، مصنفات وغیرہ سے بھی اخذ کردہ آثار پیش کرتا ہے۔
- صرف نصوص کو صرف جمع کرنا نہیں، بلکہ سند و متن کی روشنی میں ان کا علمی درجہ بھی واضح کرنا ہے۔
- اس میں مخصوص کتب، جیسے کہ کتاب السیر، کتاب البعوث والسرایا، کتاب الجنۃ والنار وغیرہ سے متعلق آثار کا استخراج کیا گیا ہے۔
- مقالہ میں 721 آثار موقوفہ جمع کیے گئے، جنہیں ترتیب کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔
- آثار کی مجموعی نوعیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی درجہ بندی بھی کی گئی ہے۔
- صحیح آثار: 263، حسن لذاتہ: 70، حسن لغیرہ: 87، محتمل التحسین: 16، جبکہ ضعیف آثار: 251 ہیں۔
- مقالہ مصادر کی ترتیب کے لحاظ سے آثار کو ابواب میں تقسیم کرتا ہے، جیسے: کتاب السیر، البعوث والسرایا، کتاب الجنۃ والنار وغیرہ

نقائص:

- یہ مقالہ بھی چند ابواب سے متعلقہ آثار تک محدود ہے۔
- یہ مقالہ بھی محض جمع و تدوین تک محدود ہے۔
- اس میں فقہی مباحث سے کچھ خاص تعرض نہیں کیا گیا۔

9- الآثار المسندة عن الصحابة رضي الله عنهم في الحدود

یہ طٰہٰ حمید حریش کا ایم فل کا مقالہ ہے، جو انہوں نے ڈاکٹر فہمی عبدالرحمن کی زیر نگرانی مکمل کیا ہے، مذکورہ مقالہ 1430ھ / 2009ء میں عراق کے "رئاسة دیوان وقف السنی" یونیورسٹی کے کلیۃ الامام الاعظم کے تحت ایم فل کی ڈگری کے لیے منظور کیا گیا۔

خصائص:

- یہ ایک قابلِ تحسین علمی کاوش ہے۔
- اس میں مصنف نے ابواب الحدود جیسے زنا، قذف، سرقہ اور شُربِ خمر سے متعلقہ آثار کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے۔
- ہر اثر کے ساتھ اس کی تخریج کی گئی ہے۔
- اس کے بعد اس کی سند پر مختصر تبصرہ بھی موجود ہے، جو کہ ایک ابتدائی درجے کی تحقیق شمار کی جاسکتی ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.9. No.1.2026

- آثار کو صرف ابوابِ حدود کے تحت جمع کیا ہے، ہر باب میں آثار کو الگ الگ روایت کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، جن میں سند، متن اور کبھی مختصر اسنادی تبصرہ شامل ہوتا ہے۔

نقائص:

- یہ تحقیق صرف جمع وترتیب اور تخریج کی حد تک محدود ہے۔
- ان آثار کی اصولی اور فقہی جہات پر مکمل خاموشی اختیار کی گئی ہے۔
- ان آثار سے اخذ ہونے والے شرعی احکام کا کوئی تجزیہ موجود نہیں ہے۔
- اس میں نہ تو آثار کے فقہی یا اصولی پہلو زیر بحث آئے ہیں اور نہ ہی ان کی تطبیق یا استنباط کا کوئی پہلو موجود ہے۔
- فقہائے امت کے اقوال کا تقابلی جائزہ ہے اور نہ ہی اصول استنباط سے ان آثار کو پرکھنے کی کوئی سعی کی گئی ہے۔
- اسی طرح آثار کی دلالت، ان کے مفہوم، ان پر امت کا تعامل اور ان کے اطلاقی پہلو بھی غیر واضح اور تشنہ رہ گئے ہیں۔

10- بیان حاجة المتفقة إلى معرفة الآثار

یہ محمد بن مبارک حکیمی کی تالیف ہے۔ یہ 112 صفحات پر مشتمل ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں فقہ میں آثار صحابہ کی اہمیت اور استنباط احکام میں اس حوالے سے فقہاء کی ضرورت پر وقیع علمی انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ فقہی آثار، بالخصوص آثارِ صحابہؓ، کی علمی و عملی حیثیت پر اگر ایک گہری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذخیرہ محض تاریخی روایات کا مجموعہ نہیں بلکہ اسلامی فقہ کی تشریح، تطبیق اور تاسیس کا ایک بنیادی ستون ہے۔

خصائص:

- یہ رسالہ، اصولی سطح پر فقہی آثار کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔
- اس میں آثار صحابہ کی اہمیت اور استنباط احکام میں اس حوالے سے فقہاء کی ضرورت پر وقیع علمی انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔
- اس مختصر مگر جامع رسالے میں فقہاء کے لیے آثارِ صحابہ کی معرفت کو ناگزیر قرار دیا گیا ہے۔
- ان آثار کی دینی واصولی حیثیت کو مدلل انداز میں اجاگر کیا ہے۔
- ان کا اسلوب علمی ہے، استدلالی ہے، اور امت کے علمی ورثے سے گہری وابستگی کا مظہر ہے۔
- اس میں آثار صحابہ کی مثالیں کم اور عمومی فقہی اصول زیادہ بیان کیے گئے ہیں۔

نقائص:

- اس میں کسی خاص بابِ فقہ (مثلاً طہارت یا حدود) کی تخصیص نہیں کی گئی ہے۔
- اس میں آثارِ صحابہ کو اسنادی و فقہی تحقیق کے ساتھ منظم انداز میں پیش نہیں کیا گیا ہے۔
- عملی سطح پر ان آثار کے تطبیقی استعمال یا ان سے استنباطِ احکام کا کوئی عملی خاکہ پیش نہیں کیا گیا۔
- جہاں کہیں آثار کے مصادر کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ محدود روایات اور معروف کتب (مثلاً سنن، موطأ، مصنفات) تک محدود ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



**خلاصہ کلام:**

اس مضمون میں آثارِ صحابہ کے حوالے سے کیے گئے سابقہ کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زیادہ تر محققین نے محض جمع و تخریج تک محدود کام کیا ہے۔ ان میں فقہی استنباط، اصولی پہلو اور اجتہادی تطبیق کی کمی نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ آثار صحابہ کے حوالے سے تا حال ایسی تدوین کی تشنگی موجود ہے جس میں ان آثار کی جمع و تدوین کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کے اختلافات و مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے مکمل راہنمائی فراہم کی جائے۔ تحقیق کے یہ پہلو ہنوز در کھولے محققین کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

**کتابیات:**

القرآن الکریم
الموطا، امام مالکؒ
المصنف، امام عبد الرزاق الصنعانیؒ
المصنف، امام ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمدؒ
الصحیح، امام بخاری، محمد بن اسماعیلؒ
الصحیح، امام مسلم بن حجاجؒ
السنن، امام ابو داود، سلیمان بن اشعثؒ
السنن، امام نسائی، احمد بن شعیبؒ
الجامع، امام ترمذی، محمد بن عیسیٰؒ
السنن، امام ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہؒ
السنن الکبریٰ، امام بیہقی، احمد بن حسین بن علی البیہقیؒ
الجامع فی الحدیث، امام عبد اللہ بن وہبؒ
سنن الدارمی، امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمیؒ
سنن الدارقطنی، امام علی بن عمر الدارقطنیؒ
آثار الصحابۃ فی ابواب الطہارۃ، عبد اللہ بن محمد بن منصور آل الشیخ
آثار الصحابۃ کتاب الصلوٰۃ، مبارک بن عبد العزیز بن صالح زہرانی
آثار الصحابۃ فی البیوع والاقضیۃ، بندر بن عبد الوہاب العامر
سلسلۃ الآثار الصحیحۃ الصحیح المسند من اقوال الصحابۃ والتابعین، شیخ ابو عبد اللہ بن منیر آل زھوی
ماصح من آثار الصحابۃ فی الفقہ، مولانا زکریا بن غلام قادر پاکستانی
موسوعۃ آثار الصحابۃ للکسروی، سید کسروی حسن
الآثار المرویۃ عن السلف الصالح فی العقیدۃ فی کتاب الطبقات الکُبرٰی، فابریس تونیر یکس مہدی
الآثار المرویۃ عن الصحابۃ رضي اللہ عنھم من أول کتاب السیر إلی آخر کتاب الجنۃ، ابراہیم بن حصیان بن ابراہیم العنزی
الآثار المسندۃ عن الصحابۃ رضي اللہ عنھم في الحدود، طٰہٰ حمید حریش
بیان حاجۃ المتفقۃ إلی معرفۃ الآثار، محمد بن مبارک حکیمی